صلوا علیہ وسلموا تسلیما

قصیدہ بردہ شریف

مترجم

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

سبب تنظیم و وجہ تسمیہ قصیدۂ بُردہ شریف

شیخ الاسلام حضرت شیخ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حماد البوصیری[لہ] ناظم قصیدہ ھٰذا سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ مرض فالج میں مبتلا ہوئے جس سے ان کا نصف بدن بالکل بے حس و معطل ہو گیا۔ متعدد حاذق اطباء کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق یہ روز بروز نحیف و کمزور ہوتے چلے گئے اور اپنی صحت و تندرستی کے عود سے بالکل مایوس متفکر و غمگین رہتے اور جناب باری میں دعا کرتے۔ اس کارساز حقیقی و مسبب الاسباب نے ان کے دل میں یہ القاء کیا کہ رسالتمآب کی نعت و مدح میں ایک قصیدہ نظم کریں چنانچہ انہوں نے یہ قصیدہ نظم کیا۔ بعد تکمیل ایک شب خواب میں دیکھا کہ وہ یہ قصیدہ دربارِ رسالت میں پڑھ رہے ہیں اور حضورؐ اسکی سماعت سے نہایت محظوظ ہو رہے ہیں جب وہ اس بیت "کَمْ اَبْرَاَتْ الخ" عدد ۲ پر پہنچے تو حضور اقدس صلعم نے اپنا دستِ مبارک شیخ بوصیری کے تمام جسم پر پھیرا اور صلے میں ایک بردِ یمانی (یمنی چادر) عطا فرمائی جب وہ بیدار ہوتے تو خود کو بالکل صحیح و تندرست اور ایسا پایا جیسے کہ انہیں کوئی مرض ہی لاحق نہ ہوا تھا اور آپ کے جسم پر فی الواقع وہ مبارک چادر موجود تھی جو شب کو عطا فرمائی گئی تھی۔ اس پر شیخ بارگاہِ خداوندی میں شکرانہ بجالائے۔

صبح کسی ضرورت سے شیخ بوصیریؒ بازار تشریف لے جا رہے تھے راہ میں انہیں ایک بزرگ ملے اور نقلِ قصیدہ کی اجازت چاہی۔ شیخؒ نے جواب میں کہا کہ میں نے تو حضورؐ کی مدح میں متعدد قصائد لکھے ہیں آپ کونسے قصیدہ کی نقل چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس کی جس کی ابتدا اَمِنْ تَذَکُّرِ الخ سے ہوتی ہے۔ شیخؒ نے کہا میرے اس قصیدہ کی کسی کو اطلاع نہیں آپ کو کیسے علم ہو گیا۔ ان بزرگ نے رات کے خواب کا واقعہ من و عن بیان کیا اور یہ فرمایا کہ میں بھی اس وقت بارگاہِ رسالت میں موجود تھا چنانچہ شیخؒ نے انہیں اس قصیدہ کی نقل دے دی

شدہ شدہ یہ خبر ملک طاہر کے وزیر شیخ بہاؤالدین کو پہنچی وہ نہایت حسن عقیدت سے سر و پا برہنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس قصیدہ کو سُنا اور اسے نہایت احترام سے اپنے سر پر رکھ کر طالب برکت ہوا۔ و نیز سعد الدین[لہ] فاروقی جو وزیر مذکور کے نائب تھے اندھے ہو گئے تھے۔ انہوں نے ایک شب خواب میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت کی اور حضورؐ کو یہ ارشاد فرماتے سنا

لہ بوصیر مضافاتِ مصر کا ایک قریہ ہے جو ناظم قصیدہ کا وطن ہے۔ لہ بعض نسخوں میں ان کا نام شرف الدین فارقانی لکھا ہے

کہ وزیر سے قصیدہ بردہ لے کر اپنی دونوں آنکھوں پر مَل لو، اس کی برکت سے خداوند قدوس تمہیں بینا فرمادے گا، چنانچہ انہوں نے بتعمیلِ ارشادِ نبویؐ صبح وزیر موصوف سے قصیدہ لے کر اپنی آنکھوں سے مَل لیا اور فوری بینا ہو گئے، حضورؐ کے ناظمِ قصیدہ کو بردِ یمانی عطا فرمانے اور زبان فیض ترجمان سے قصیدہ ہٰذا کو "قصیدہ بُردہ" سے موسوم کرنے کی وجہ سے اس کا نام قصیدہ بردہ پڑ گیا۔ ان مندرجہ برکات واثرات کے علاوہ قصیدہ ہٰذا کے تاحال جو برکات و اثرات پڑھنے سننے والوں پر مرتب ہوتے رہے ہیں وہ حد و حصر سے باہر ہیں۔ ان کے منجملہ قصیدہ اور اس کے منتخب اشعار کے چند برکات جو اسے بحیثیت وظیفہ و معمول پڑھنے والے بزرگوں سے منقول ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

یہ قصیدہ لکھ کر جس مکان یا مال و متاع میں رکھا جائے اس میں چوری نہ ہو اور ہر طرح کی ہلاکت سے محفوظ رہے۔ اس کا پڑھنا قضاء حاجات اور حلِ مشکلات کے لئے بیحد نافع و مجرب ہے، اس کو حسنِ عقیدت سے پڑھ کر جو دعا کی جائے گی انشاء اللہ مستجاب و مقبول ہو گی۔

شیخ ابراہیم باجوریؒ نے اس قصیدہ کی شرح عربی میں بعض ابیات کے جو فوائد و تاثیرات بیان کی ہیں وہ مختصراً درج ذیل ہیں:۔

(۱) اَمِنْ تَذَکُّرِ۔ اَمْ ھَبَّتِ۔ صفحہ ۲۔ ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں تو بہت جلد عربی زبان سیکھ لیں گے۔

(۲) نَعَمْ سَرٰی۔ صفحہ ۱۲۔ جو شخص بعد نماز عشاء پڑھ کر سو جائے تو خواب میں رسول مقبولؐ کی زیارت نصیب ہو گی۔

(۳) مُحَمَّدٌ۔ ھُوَ الْحَبِیْبُ۔ صفحہ ۹۔ جو شخص ان ابیات کی مواظبت کرے گا مصائب و آفات سے محفوظ رہے گا۔ جو مبتلائے مصائب پڑھے اور رسول اللہؐ کا توسل اختیار کرے مصائب فوری رفع ہو جائیں گے۔

(۴) دَعَا اِلَی اللّٰہِ صفحہ ۹۔ ہر نماز کے بعد یہ شعر برائے حفظِ ایمان و امان دس مرتبہ پڑھے اور شروع میں یہ درود پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّکَ الْبَشِیْرِ الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ

(۵) "فَاقَ النَّبِیِّیْنَ سے لَوْ نَاسَبَتْ" تک صفحہ ۱۰، ۱۱۔ اِن ابیات کا دشمنانِ دین سے جہاد اور بحث و مناظرہ کے وقت قوتِ قلب اور شدت و غلبہ کے لئے پڑھنا بے حد مفید ہے۔

(۶) اَدْ تُنْکِرُ الْوَحْیَ، فَذَاکَ حِیْنَ صفحہ ۱۹۔ یہ ابیات امراض سینہ کے لئے بے حد مفید ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کوری سکوری پر لکھ کر اسے جوشاندۂ سوس (ملیٹھی) سے دھو کر پئیں انشاءاللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔

(۷) تَبَارَكَ اللّٰهُ ۔ كَمْ اَبْرَأَتْ ۔ صفحہ ۱۹، ۲۰ ۔ یہ شعر صرع (مرگی)، اور فالج و دیگر امراض کے لئے اکسیر ہیں (مصروع) مرگی زدہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ان ابیات کو لکھے و نیز نیلے کپڑے پر لکھ کر اس کا فتیلہ بنائے اور اس کو جلا کر مصروع کی ناک میں دھواں دے فوری ہوش آجائیگا اور صحت حاصل ہوگی ۔ ہوش آنے کے بعد آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا مٹا دیا جائے ۔ انشاءاللہ مرگی دُور ہو جائے گی اور دوبارہ یہ مرض نہ ہوگا ۔ اگر ہو تو یہ ابیات قرآن کی کسی آیت کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں تو عجائب نظر آئیں ۔ اور فالج زدہ ان ابیات کو لکھ کر اسکے جسم پر ملیں اور پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھ جسم پر ملیں تو انشاءاللہ صحت کلی حاصل ہو جیساکہ رسول مقبولؐ نے ناظم قصیدہ کے ساتھ کیا ۔ اور تندرست آدمی بھی پڑھ کر اپنے ہاتھ جسم سے مل لے تو انشاءاللہ فالج سے محفوظ رہے ۔

(۸) كَمْ جَدَّلَتْ ۔ كَفَاكَ ۔ صفحہ ۳۱ ۔ ان ابیات کا تعویذ لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے تو ان کا حافظہ تیز اور فہم زیادہ ہو وہ آسیب اور تمام اثرات و امراض سے محفوظ رہیں ۔

(۹) "خَدَّ مِنْهُ" سے "وَلَمْ اُرِدْ" تک صفحہ ۳۲ تا ۳۴ (نویں فصل)، ان ابیات کو گلاب و زعفران سے لکھ کر دھو کر سانپ بچھو اور کوئی دوسرا زہریلا جانور کاٹے تو اس کو پلائیں انشاءاللہ زہر فوراً اتر جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے

(۱۰) يَا اَكْرَمَ سے "فَاِنَّ مِنْ" تک صفحہ ۳۴ و ۳۵ پڑھ کر جس مقصد کے لئے بتوسل حضورؐ دُعا کرے قبول ہوگی ۔

اس کے علاوہ دیگر ابیات کے فوائد و برکات بھی ہیں لیکن اس مختصر سی کتاب میں ان کے ذکر کی گنجائش نہیں ۔ غرضیکہ حسن عقیدت سے بپاس آداب بشرط طہارت اس قصیدہ کا پڑھنا بے حد نافع اور مستجاب و مقبول ہے جس کی دلیل اور شہادت اسی ایک بات سے ملتی ہے کہ مدح رسول میں صحابہ و تابعین کے تمام قصائد سے کہیں زیادہ یہ قصیدہ بے حد مقبول اور شہرۂ آفاق ہے اور تمام ممالک عرب و عجم میں بکثرت پڑھا جاتا ہے ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قاری و سامع کو اور اس ناچیز کو اس کی برکتوں اور فوائد سے فیض یاب فرمائے ۔ آمین ثم آمین

دعا گو و طالب دعا

عنایت اللہ مینجنگ ایجنٹ تاج کمپنی لمیٹڈ



یہ درود شریف اول و آخر اس قصیدہ شریف کے روبقبلہ ہوکر سترہ سترہ مرتبہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد نبی امی پر

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اسکی اولاد اور اصحاب پر اور برکت اور سلامتی

پھر یہ اشعار پڑھ کر قصیدہ شروع کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ

سب تعریف اللہ کو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہے عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

پھر درود ہو اوپر اُس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ورد یوم الجمعة

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آ گئی

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کئے سے اور روتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

اور تیرے دل کو کیا ہوا اُسے تو کہتا ہے افاقہ میں آ تو اور بے خود ہو جاتا ہے

اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

ف ١ ذی سلم ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے حاصل اس بیت آئندہ کا یہ ہے کہ ناظم آپ کو خطاب کرتے ہیں کہ اے عاشقِ زار تیرا رونا اتنا کیوں ہے، جو تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو ٹپکتے ہیں۔ کیا ان قدیم دوستوں کی یادگاری سے ہے جو مقام ذی سلم میں یا اس ہوا کے چلنے اور بجلی کے چمک کے باعث سے ہے جو اندھیری رات میں تیرے حبیب کے شہر کی جانب سے ظاہر ہو کر تجھے بے قرار کرتی ہیں۔

ف ٢ یعنی اگر تیرے رونے کا سبب امور مذکور نہیں پھر تیری آنکھوں اور دل کو کیا ہو گیا کہ قابو سے نکل گئے اور تیری نصیحت نہیں سنتے

ف ٣ حاصل یہ ہے کہ عاشق کا یہ خیال کرنا بالکل محال ہے کہ میرا عشق غیروں سے پوشیدہ رہے حال یہ کہ آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہوں اور دل تڑپتا ہو پھر کیونکر چھپ سکتا ہے ١٢

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَّلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور عَلَم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

عشق کا انکار تو کیونکر کر سکتا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى

اور ثابت کر دیئے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سُرخ کے

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ

ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے مَیں چاہتا ہوں اس لئے مجھے رقت ہوئی

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَائِمِىْ فِى الْهَوٰى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

مِّنِّىْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اور تو جو منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

ف۱ حاصل اس کا اور مابعد کا یہ ہے کہ آنسو اور لاغری جب تیرے عشق پر گواہی دے چکے اور دو خط کہ گل بابونہ اور گلنار کے مشابہ تیرے رخساروں پر کھینچ دیئے تو اب عشق سے انکار کرنا محض بے کار ہے ۱۲

ف۲ یہ بیت الحاقی ہے ۱۲

ف۳ جب سائل نے راستے انکار کے بند کر دیئے لاچار عاشق نے عشق کا اقرار کیا اور کہا ہاں سچ ہے ۱۲

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا رازِ سخن چینوں سے نہیں چھپنے والا

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

تُو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر مَیں کب سُنتا ہُوں

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے ہیں

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي

مَیں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ جانا مُلامت کرنے میں

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

حالانکہ وہ تہمت سے بعید ہے سچّا نصیحت گر ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

یہ فصل دوسری ہے

فِيْ مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

بازرکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

میرے نفسِ امارہ نے نصیحت نہ مانی

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبرسنی کی

ف۱ عاشق بیچارہ اپنے راز پوشیدہ کے کھل جانے پر حسرت کرکے کہتا ہے کہ جب میرا راز تجھ پر کھل گیا تو چغلخوروں پر بھی کھل جائے گا۔ اور مرض عشق مجھ سے نہیں دور ہونے کا اگر جاتا رہتا تو البتہ راز میرا پوشیدہ رہتا۔

ف۲ حاصل اس بیت کا اور مابعد کا یہ ہے کہ اگرچہ تیری نصیحت سچی ہے لیکن میں کب سنتا ہوں کیونکہ عاشق اپنے اختیار میں نہیں رہتا بلکہ جب میں نے بڑھاپے کی نصیحت نہ مانی کہ اسکی نصیحت میں کسی قسم کی بدگمانی بھی نہیں تھی پس تیری نصیحت کہ صرف زبانی ہے کیونکر سنوں۔

ف۳ حاصل ان ہر سہ بیت کا یہ ہے کہ یہ ناشائستہ کام جو مجھ سے صادر ہوتے ہیں۔ یہ میرے نفس سرکش کی شامت سے کیونکہ وہ بسبب اپنی نادانی کے میرے ان سچے ناصح یعنی سفید بالوں کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى

اور میں نے ان کی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے

ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور مَیں نے اس کی توقیر نہ کی

لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّيْ مَا اُوَقِّرُهٗ

اگر میں جانتا کہ مَیں ایسے مہمان عزیز کی توقیر نہ کروں گا

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا مَیں خضاب سے

مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا

تُو گناہوں سے نفس کی آرزوئیں نہیں توڑ سکتا

اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى

اور نفس تو مانند بچّے کے ہے جب تک اُسے دُودھ پلائے جاؤگے

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

پیئے جائیگا اور جب چھوڑا دوگے تو چھوڑ دے گا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور اس کو معزز و محترم نہیں جانتا۔ کاش اگر مَیں جانتا کہ مجھ سے ان سفید بالوں کا حق ادا نہیں ہوگا تو مَیں ان کی سفیدی کو بالکل ظاہر نہ کرتا بلکہ اس کو وسمہ یا خضاب سے چھپاتا اب کیا فائدہ کہ تدبیر کام کی ہاتھ سے جاتی رہی اب سوائے رہبر کے کوئی صُورت نجات کی نہیں ۱۲

۱؎ یعنی کوئی ایسا معین اور مددگار نہیں کہ مجھ کو نفس کی گراہی سے نجات دے مگر آنحضرت صلعم کہ جن کے مدح کرنے میں مَیں مشغول ہُوں ۱۲

۲؎ یعنی یہ خیال مت کر نفس بہت گناہ کرنے سے خودبخود اپنی خواہشوں سے ہٹ جائے گا کیونکہ نفس حریص کی مانند جب کہ طعام دیکھتے ہی اسکی حرص زائد ہو جاتی ہے گناہوں سے باز نہیں آتا بلکہ زیادہ مرتکب گناہوں کا ہوتا ہے

۳؎ بچے کے ساتھ نفس کی تشبیہ دینے سے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ

اس کو اس کی آرزوؤں سے روک اور خبردار اس پر حرص و ہوا کو غالب ہونے دیجیو

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

جہاں حرص و ہوا غالب ہوتی ہے تو مار ڈالتی ہے یا عیب ناک کر دیتی ہے

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر کہ مانند جانور چرنے والے کے ہے

وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اس کو چرنے نہ دے

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

اس نفس نے بارہا لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئیں

مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

کیونکہ اُس نے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

اور خوف کر بری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے ہونے سے

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا بُرا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ

اور قصداً دفع کر آنسو اُن آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
یہ غرض ہے کہ اگرچہ اپنی خلقت کے اعتبار سے سرکش ہے لیکن بچوں کی طرح تعلیم کی صلاحیت رکھتا ہے پس اس کا خیال اچھے کاموں کی طرف ڈالنا چاہئے ۱۲

۱ یعنی اگر نفس سے ایسے کام صادر ہوں جیسے عُجب وغیرہ یا تو اسکو دوسرے کام میں مشغول کر کہ جس میں اس کی خواہش کو کچھ دخل نہ ہو کیونکہ بسا اوقات انسان بدکاموں کو نیک سمجھ کر کرنے لگتا ہے ۱۲

۲ یعنی بہت بھوک اور بہت کھانے دونوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ بہت کھانا اگرچہ غفلت کرتا ہے اور یادِ خدا سے روکتا ہے لیکن بھوک بھی بدتر ہے کہ انسان کو بعض وقت کافر بنا دیتی ہے ۱۲

۳ یعنی تیری آنکھیں جو گناہوں سے پُر ہیں انکو خوفِ الٰہی سے رونے کے ذریعے سے گناہوں سے روک اور خالی کر کیونکہ سوائے رونے کے کوئی چیز انکو گناہوں سے پاک کرنے والی نہیں ہے ۱۲

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّیْطَانَ وَاعْصِہِمَا

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور انکی نافرمانی کر

وَاِنْ ھُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّہِمِ

اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو اس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْھُمَا خَصْمًا وَّلَا حَکَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَاَنْتَ تَعْرِفُ کَیْدَ الْخَصْمِ وَالْحَکَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا بد ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

الٰہی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمِ

یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

اَمَرْتُكَ الْخَیْرَ لٰکِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِہٖ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمِ

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دے گا

وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَۃً

ہائے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا نفلوں سے

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

---

۱ یعنی جیسا عورت بانجھ سے اولاد کا ہونا محال ہے ایسا ہی قول بے عمل کی تاثیر بھی حیز میں محال ہے لہٰذا ایسے قول سے پناہ مانگنا چاہیے

۲ یہ بیت بھی محل اجابت ہے اسکے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَامَنْ اِذَا سُئِلَ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ اَجَابَ اَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ الْعَظِیْمِ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

۳ یعنی میں نے جب تجھ کو نیک نصیحت کی اور خود نہ کیا اور تجھ سے کہا سیدھی راہ چل اور خود نہ چلا تو ایسے قول بے عمل سے کیا تاثیر ہوگی ۱۲

۴ یعنی میں نے اس پنج روزہ زندگی کو غنیمت نہ جانا اور نماز روزہ فرض کے سوا کوئی عبادت نوافل وغیرہ نہ کی کہ جس میں عاقبت کی بھلائی ہوتی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

یہ فصل تیسری ہے

فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تعریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظَلَمْتُ[1] سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی

میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نبی نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

اِنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٖ

کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوج سوج کر

وَ[2]شَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهٗ وَطَوٰی

اور باندھا اور لپیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تَحْتَ الْحِجَارَةِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ[3] مِنْ ذَهَبٍ

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو مائل کریں

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَیَّمَا شَمَمِ

اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی رکھی

وَاَکَّدَتْ زُهْدَهٗ فِیْهَا ضَرُوْرَتُهٗ

اور بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَی الْعِصَمِ

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الٰہی پر

ف ۱ یعنی میں نے ایسے ذات مقدس کے راست طریقہ کو چھوڑ دیا جو تمام رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے حتی کہ پائے مبارک ورم کر آتے تھے ۱۲

ف ۲ حاصل اسکا اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ چھوڑ دیا میں نے طریقہ انکا جو فاقوں کے باعث اپنے شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے اور فاقوں کو رضائے الٰہی سمجھ کر خود ہی اختیار کیا تھا کیونکہ بڑے بڑے پہاڑ بحکم خدا آپکے سامنے سونے کے بن کر آئے آپکو اپنی طرف متوجہ کرنے لگے لیکن آپ نے انکی طرف توجہ نہ کی ۱۲

ف ۳ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جتنی آپکی دنیوی ضرورتیں بڑھتی جاتیں اتنی ہی بلند ہمتی سے ان سبھوں کی طرف سے التفاتی زائد ہوتی اس واسطے کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر عصمت الٰہی پر کبھی غالب نہیں ہوتی خصوصاً ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور نہیں دنیا کی طرف کب متوجہ کر سکتی ہیں کہ اگر اس عالم میں ظہور نہ فرماتے تو دنیا بھی پیدا نہ ہوتی ۱۲

وَكَيْفَ تَدْعُوا إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ

اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اس ذاتِ اقدس کو

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر نہ ہوتے تو دُنیا بھی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

اور جن و انسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

ہمارے نبی امر معروف نہی منکر کرنے والے کوئی

أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

اُن سا سچا نہیں نہیں اور ہاں بولنے میں

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے

لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں

دَعَا إِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ

انہوں نے اللہ کی طرف بُلایا پس جس نے اُن کا دامن پکڑا

مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹی نہیں

ف ۱ یہ بیت محلِ اجابت ہے اس کو تین مرتبہ پڑھ کر یہ دعا گیارہ مرتبہ پڑھے اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لِي خَيْرًا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ فَافْتَحْ لِي أَبْوَابَهُ وَيَسِّرْ عَلَيَّ أَسْبَابَهُ ۱۲

ف ۲ یہ محلِ اجابت ہے۔ تین مرتبہ پڑھ کر یہ درود خمسہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۱۲

ف ۳ یہ بیت محلِ اجابت ہے اسکے بعد دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مَحْبُوبًا دَائِمًا فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وَبَلِّغْنِي وَبَشِّرْنِي فِي عُمْرِي إِلَى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً عُمْرِي فِي ضُعْفٍ عِلَّةٍ دَفْعٍ فَافْتِهِ فَاللهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۱۲

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِىْ خَلْقٍ وَّ فِىْ خُلُقٍ

نبیوں پر فوق لے گئے خلقت اور خلق میں

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِىْ عِلْمٍ وَّ لَا كَرَمٍ

اور دیگر انبیاء نہ اُن کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو

وَ كُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

دریا سے ایک چلّو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

وَ وَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ ^۱

اور آپ کے رُوبرُو کھڑے ہونے والے اپنے رتبہ سے

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

بسبب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

فَهُوَ الَّذِىْ ^۲ تَمَّ مَعْنَاهُ وَ صُوْرَتُهٗ

سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پھر حبیب مصطفٰے کیا ہے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِىْ مَحَاسِنِهٖ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

ــــہ ۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانند ایک بڑے بادشاہ کے ہیں اور باقی سب انبیا مانند وزرا کے ہیں جو بادشاہ کے حضور میں اپنے اپنے مرتبے میں کھڑے ہوتے ہیں ۱۲

ــــہ ۲ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت سب صفات حمیدۂ ظاہری و باطنی سے موصوف ہوئے تو جناب باری نے مرتبۂ محبوبیت میں جو اعلیٰ مراتب معبودیت سے ہے برگزیدہ فرمایا اور ان سب صفات میں آنحضرت کو ممتاز کیا ۱۲

دَعْ[۱] مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّہِمْ

جو کچھ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ تو نہ کہو

وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمِ

اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور سُن

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

اور جس قدر چاہے آپ کے رُتبہ کو بزرگی سے منسوب کر

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمِ

جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ[۲] نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے بزرگی میں

اَحْیَی اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لَمْ[۳] یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَی الْعُقُوْلُ بِہٖ

آپ نے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں

حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَہِمِ

ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

۱؎ حاصل اس کا اور دو بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جملہ صفات حمیدہ جمع ہیں لیکن جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے لگے ایسی نسبت آپ کی شان میں نہ کرنا۔ اس کے سوا جو تیرا جی چاہے نسبت کر کیونکہ انکے اوصاف بیحد ہیں کہ ان کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۱۲

۲؎ اسمیں نصاریٰ کے باطل خیال کا رد ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرتؐ کے رتبہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ بڑھ کر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے ناظم فرماتے ہیں کہ جو رتبہ ہمارے نبی کو جناب باری نے عطا فرمایا ہے اگر اسکے موافق آنحضرتؐ سے معجزات ظاہر ہوتے تو فقط آنحضرتؐ کا نام لینے سے زندہ ہو جاتے

۳؎ چونکہ آنحضرت صلعم اپنی امت پر بڑے مہربان تھے لہذا احکام شریعت نے ان کو اس قدر مکلف نہیں فرمایا جس قدر اور امتوں پر تکالیف شاقہ رکھی گئی تھیں"

أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بُعد میں سوائے اپنے فہم کے عجز کے

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دُنیا میں

قَوْمٌ نِّيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہُوئے ہے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں

وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

اور جس قدر معجزے تمام انبیا علیہم السلام کو دیے گئے ہیں

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

---

۱ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ حضرت کے کمالات کے ادراک سے تمام خلقت عاجز ہے خواہ صحابی ہوں یا غیر بس جیسے آفتاب کو دور سے دیکھتے ہیں تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور قریب سے دیکھیں تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں ایسے ہی آپ بھی اس قدر انوار الٰہی سے منور ہیں اگر یوں دیکھو تو بشر ہیں اور کمالات میں غور کرو تو عقل حیران ہو جاتی ہے ۱۲

۲ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ آنحضرت کے کمالات اصحاب کرام باوجود پانے شرف صحبت کے معلوم نہ کر سکے تو اب بعد کے لوگ کہ بغیر خواب و خیال کے اس نعمت سے محروم ہیں کیونکر معلوم کر سکتے ہیں۔ غایت الامر اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اولاد آدم سے ہیں اور سب سے زیادہ ہیں بہتری اور بندگی میں ۱۲

۳ اس بیت اور آئندہ کی دو بیت کا حاصل یہ ہے کہ جو معجزات انبیا علیہم السلام سے ظاہر ہوئے نور محمدی کا ثمرہ ہے پس آنحضرت ایک آفتاب ہیں باقی انبیاء مانند ستاروں کے جنہوں نے قبل ظہور نور محمدی کے تاریکی کفر کو حسب مراتب دور کیا اور بعد ظہور دین محمدی کے سب ادیان سابقہ منسوخ ہو گئے اور اس دین کے نور نے تمام عالم کو منور کیا ۱۲

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیا ستارے ہیں

يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَاهَا

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہوگئی

الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

جہان میں اور تمام اُمتیں زندہ کر دیں

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ

صل علیٰ! کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلقِ عظیم نے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

زینت دی ہے کہ حُسن جُدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جدا رُوح افزا ہے

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مثال

كَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهٖ

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے لشکر کے ساتھ ہوں

فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

جب دیکھو تو شان و شوکت اور دبدبہ ایسا

---

١ روایاتِ صحیحہ میں ہے کہ آنحضرت صلعم اس قدر حلیم اور خوش خلق تھے کہ اپنے خادموں کو کبھی غصہ نہ فرماتے اگر کسی سے ایذا پہنچتی تو اس سے ہرگز بدلہ نہ لیتے ١٢

٢ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے کسی قسم کا ابریشم آنحضرت کے بدن مبارک سے نازک تر نہیں دیکھا اور کسی کا سوال ہرگز رد نہیں کرتے تھے ١٢

٣ یعنی آنحضرت اگرچہ بہت خلیق اور حلیم تھے مگر دشمن کی نظروں میں ایسے ہیبت ناک معلوم ہوتے کہ مارے خوف کے ان کے اعضا میں رعشہ پیدا ہو جاتا تھا ١٢

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِیْ صَدَفٍ

اور جب بات کریں مسکرائیں تو دُرِّ مکنوں جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں

مِنْ مَّعْدِنَیْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَ مُبْتَسَمٖ

ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا طِیْبَ یَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ جو مٹی لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طُوْبٰی لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَ مُلْتَثِمٖ

خوشحالی اُس کے لئے ہے جو اُسے سُونگھے اور چُومے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فصل چوتھی

فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِهٖ

ظاہر کر دیا آپ کے زمانِ ولادت نے آپ کے عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو

یَا طِیْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَ مُخْتَتَمٖ

سبحان اللہ! کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

یَوْمٌ تَفَرَّسَ فِیْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی

قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَ النِّقَمٖ

اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے

۱؎ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپکے دانتوں سے ہنستے وقت ایسا نور ظاہر ہوتا تھا کہ قریب کی دیواریں روشن ہو جاتی تھیں ۱۲

۲؎ بعضوں نے لکھا ہے کہ آنحضرت کے مزار مبارک کی مٹی پاکیزہ تر خوشبو سے تھی لیکن اولیائے کرام کے سوا کسی کو وہ خوشبو نہیں معلوم ہوتی ۱۲

۳؎ جابر بن سمرہ سے روی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے اپنا دست مبارک میرے رخسار پر پھیرا پس مجھے اسکی ایسی پاکیزہ خوشبو پہنچی کہ اب تک میں نے اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دوکان پر بھی نہیں سونگھی اور جب آپ کسی راستے پر گذر فرماتے تھے تو چالیس دن تک اس راستے میں خوشبو پھیلی رہتی تھی ۱۲

۴؎ حاصل اس بیت اور ابیات آئندہ کا یہ ہے کہ جس روز آں سرور عالم کے نور نے تاریکی دنیا کو منور فرمایا تو فارس کے بت پرستوں پر متواتر آفات نازل ہونے لگے جیسے کسریٰ کا محل جو عظیم الشان تھا پھٹ گیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَبَاتَ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر

کَشَمْلِ اَصْحَابِ کِسْرٰی غَیْرَ مُلْتَئِمِ

نہیں ملنے کے جیسے اُس کے یار و مددگار

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے

عَلَیْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِی الْعَیْنِ مِنْ سَدَمِ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی پریشانی سے

وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَیْرَتُهَا

اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اُس کا پانی سُوکھ گیا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَیْظِ حِیْنَ ظَمِ

اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہُوئے

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا آگ غم سے پانی ہوگئی جیسے پانی تر ہوتا ہے

حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہوگیا جیسے سُوکھی مٹی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ یَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًی وَّمِنْ كَلِمِ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی اُن انوار سے اور اُن کی آواز سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) چودہ برج گر گئے اور آتشکدہ جو ہزار سال سے جلتا تھا سرد ہوگیا اور نہریں شہر کے پاس کی خشک ہوگئیں اور باشندے شہر کے پیاسے ہو گئے ۱۲

ؔ۱ یعنی آنحضرتؐ کے نُور ولادت سے امور عجیبہ ظہور میں آئے کہ آگ میں خاصیت پانی کی اور پانی میں خاصیت آگ کی پیدا ہوئی ۱۲

ؔ۲ یعنی آنحضرت کی ولادت اور نبوت کی بشارت جنوں نے بھی لوگوں پر ظاہر کی اور لوگوں سے بھی نبی آخر الزمان کی علامات جو انبیاء سابقین کی کتب میں مذکور تھیں ظاہر ہوتے گئیں ۱۲

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

اندھے اور بہرے ہو گئے کافر کہ انہوں نے خوشخبریوں کے

تُسْمَعْ وَ بَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اعلان نہ سُنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ کَاهِنُهُمْ

بعد اس کے کہ ان کے کاہنوں نے خبر دی تھی

بِاَنَّ دِیْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ یَقُمِ

کہ ان کا دین کج ہو گیا ایسا کہ قائم نہ ہوگا

وَبَعْدَ مَا عَایَنُوْا فِی الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے

مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

اس کے موافق زمین میں بُت اوندھے ہو کر گر پڑے

حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مِّنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

شیاطین ایک پیچھے ایک کے

کَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا

اَوْ عَسْکَرٌ بِالْحَصٰی مِنْ رَّاحَتَیْهِ رُمِیْ

یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

ا؎ حاصل اس بیت اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ یعنی کفار قریش وغیرہ بسبب اپنی شقاوت کے ان سب علامات سے اندھے اور بہرے بن گئے باوجود اسکے کہ ان کے ہم مشرب نجومیوں نے بھی انکو کہہ دیا تھا کہ یہ دین باطل تمہارے ہرگز قائم نہیں رہنے کے اور ستاروں کا آسمان سے شیاطین کی طرف گرنا اور بتوں کا سرنگوں زمین پر ہونا کہ یہ دونوں نبی آخر الزمان کے علامات سے تھے ان کفار نے ان علامات کی طرف بالکل خیال نہ کیا اور ان کی گمراہی میں رہے۔۱۲

۲؎ حاصل بیت اور دو بیت آئندہ کا یہ ہے کہ حضرت صلعم کی ولادت کے وقت جب آسمان سے ستارے جنات اور شیاطین پر آگ ہو کر برسنے لگے تو وہ مارے خوف کے ایسے بھاگے تھے جیسے ابرہہ حاکم یمن کا لشکر بھاگتا تھا جو بیت اللہ ڈھانے کو مکہ معظمہ پر چڑھ آئے تھے ابابیلوں نے بحکم الٰہی انکو چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے تباہ کر دیا تھا یا بھاگنا انکا ایسا تھا جیسا کفار قریش

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

نَبَذْاً بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا

ان کنکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

جیسے حضرت یونس تسبیح کہنے والے کو پھینکنا انتڑیوں سے لقمہ کرنے والی کے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فصل پانچویں

فِيْ ذِكْرِ يُمْنِ دَعْوَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی اُن پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہُوئے

تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
واقعہ بدر میں حضرت کی کنکریوں سے بھاگتے تھے وہ کنکریاں حضرت کے دست مبارک سے تسبیح پڑھنے کے ساتھ ایسی گرتی تھیں کہ جیسے حضرت یونس مچھلی کے منہ سے تسبیح پڑھتے باہر نکلے تھے ۱۲

ف۱ روایاتِ مشہورہ میں ہے کہ بہت مرتبہ حضرت نے بلایا اور وہ درخت خدا کے حکم سے چل کر آیا آپ کی نبوت پر گواہی دی اور اپنی جگہ پر پھر جاکر قائم ہوا ۱۲

ف۲ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ جب حضرت دھوپ میں چلتے تھے تو آپ کے سر مبارک پر ابر سایہ کرتا تھا ۱۲

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ

مَیں قسم کھاتا ہُوں سچّی کہ چاند شق ہُوا آپ کے معجزے سے

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّبْرُورَةَ الْقَسَمِ

اُسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ

اور یاد کر اُسے جو غار نے خیر و کرم جمع کیا جب اُس میں آپ چھپتے تھے

وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہوگئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا

تو صدق یعنی آپ اور صدیق رض دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى

انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

وِقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کردیا زرہوں

مِّنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْأُطُمِ

اور چلتوں تہ برتہ سے اور بلند قلعوں سے

۱ چونکہ چاند آپکے اشارہ سے دو ٹکڑے ہوا اور آپکے دل مبارک کو جبرئیل علیہ السلام نے چیر کر شہوات نفسانیہ سے پاک صاف کیا پس چاند کو آپکے دل پاک سے ایسی مناسبت پیدا ہوئی کہ اگر کوئی چاند کی قسم کھائے تو اسکی قسم سچّی سمجھی جائیگی ۱۲

۲ یعنی قسم کھاتا ہُوں آنحضرت صلعم اور آپکے رفیق صدیق اکبر رض کی کہ بحکم پروردگار کے غار ثور میں ہجرت کے دن کفار کے خوف سے پوشیدہ ہوئے ۱۲

۳ مختصر قصہ یہ ہے کہ جب آپ اور حضرت صدیق اکبر ہجرت کے دن غار ثور میں پہنچے اور کفار نے انکا پیچھا کیا اور ابوبکر صدیق کفار کو دیکھ کر ڈرنے لگے تو آپ کی دعا سے غار کے دروازے پر مکڑی نے جالا تانا اور وہاں دو درخت پیدا ہوگئے کبوتر نے گھر بنا کر انڈے دیئے کفار یہ امر دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس غار میں کوئی جاتا تو یہ جالا اور کبوتر کے انڈے سلامت نہ رہتے یہ سمجھ کر واپس ہوگئے اور آپ نے سلامتی سے مدینہ کو مشرف فرمایا ۱۲

مَاسَامَنِیَ الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج و خواری کا ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

اور حمایت میں آگیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تونگری چاہی ہے بوسہ دیا ہے

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

بخشش کو اس دست مبارک کے جو بہتر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ

انکار نہ کر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْیٌ بِمُكْتَسَبٍ

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی

وَّلَا نَبِیٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تہمت کیا گیا

ف۱ جاننا چاہیے کہ جیسے آنحضرت سے آپ کی حیات میں مدد مانگنا ثابت ہے اسی طرح بعد انتقال کے بھی اس کا اثر باقی ہے۔

ف۲ روایات مشہورہ میں ہے کہ آنحضرت کو شروع میں چھ ماہ تک نبوت کے احکام خواب میں ظاہر ہوتے رہے جس بات کو آنحضرت خواب میں دیکھتے تھے صبح صادق کی مانند ظاہر ہو جاتا تھا اور حضور کے سونے کے وقت آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا۔

ف۳ یعنی نبوت کا رتبہ کسبی امر نہیں ہے بلکہ یہ خداداد بات ہے جس کو چاہے دے۔

آیَاتُہُ الْغُرُّ لَا یَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں

بِدُوْنِہَا الْعَدْلُ بَیْنَ النَّاسِ لَمْ یَقُمٖ

کہ بدون ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

کَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُہٗ

بارہا اچھے ہوگئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے مبتلا

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَۃِ اللَّمَمٖ

رہا ہو گئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دستِ مبارک کے

وَاَحْیَتِ السَّنَۃَ الشَّہْبَآءَ دَعْوَتُہٗ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہوگیا

حَتّٰی حَکَتْ غُرَّۃً فِی الْاَعْصُرِ الدُّہُمٖ

اور سفید روشن ہوا اُس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْخِلْتَ الْبِطَاحَ بِہَا

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں

سَیْبًا مِّنَ الْیَمِّ اَوْ سَیْلًا مِّنَ الْعَرِمٖ

اُس ابر سے دریا کے عطای کثیر یا ایک رو پانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

۱ے قتادہ بن نعمان سے مروی ہے کہ جنگ بدر میں آپکی حفاظت کے واسطے آپکے سامنے سپر ہو اتھا کہ ناگاہ میری آنکھ کفار کے تیر سے نکل پڑی حضور کو جب معلوم ہوا تو اس آنکھ کو آپنے اپنی جگہ پر رکھا اور دعا کی - اللہ نے شفا دی ۱۲

۲ے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ میرا لڑکا مجنوں ہوگیا ہے آپ دعا کرو آپنے دعا کی تو ایک سیاہ چیز کتے کے پلے کی مانند اُس نے قے کی شفا پائی ۱۲

۳ے انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم خطبہ پڑھتے تھے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئیں اور ندیاں سوکھ گئے اور گھاس کا زمین پر نشان نہیں رہا آدمی اور جانور تباہ ہوئے جاتے ہیں آپ بارش کیلئے دعا کریں پس آپنے دعا کی فوراً ہر طرف سے ابر جمع ہوا اور اسقدر آٹھ روز تک برسا کہ زمین غرق ہوگئی پس دوسرے جمعہ میں ایک شخص نے عرض کیا کہ مکانات ہمارے کثرتِ بارش سے گرے جاتے ہیں پھر آپنے دعا فرمائی تو ابر بالکل کھل گیا اور آفتاب نکل آیا ۱۲

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

چھٹی فصل

فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیٰاتٍ لَہٗ ظَہَرَتْ

مجھے وصف بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو اُن سے ظاہر ہوئے

ظُہُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّھُوَ مُنْتَظِمٌ

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہو جاتی ہے پرونے سے

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمٖ

اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِیْہِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمٖ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَۃٌ

آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں کہ

قَدِیْمَۃٌ صِفَۃُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمٖ

قدیم معنے اس لئے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

۱؎ حاصل اس بیت کا اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ معجزات آپ کے ہر شخص پر ظاہر ہیں بیان کی ضرورت نہیں لیکن اس بیان سے اپنے کلام کی زینت مقصود ہے ۱۲

۲؎ حاصل ان دو بیت کا یہ ہے کہ آیاتِ کلام کریم جن کو خداوندِ رحیم نے ہر وقت کے مصلحت کے مناسب وقتاً فوقتاً لوح محفوظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے باعتبار نزول اور تلاوت کے حادث ہیں لیکن فی الحقیقت باعتبار الفاظ و معانی کے قدیم ہیں کیونکہ یہ قرآن مجید اس ذات کا کلام ہے جو قدیم ہے لہٰذا یہ کلام قدیم ہے کسی زمانہ خاص سے تعلق نہیں رکھتے اور حال قیامت اور احوال پہلی امتوں سے خبردار کرنے والے ہیں ۱۲

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِیَ تُخْبِرُنَا[1]

نہ تھیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

دَامَتْ لَدَیْنَا فَفَاقَتْ کُلَّ مُعْجِزَۃٍ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نبیوں کے

مِّنَ النَّبِیِّیْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ[2]

معجزوں سے فائق ہیں کہ اُن کے معجزے ہوئے اور نہ رہے

مُحْکَمَاتٌ فَمَا یُبْقِیْنَ مِنْ شُبَہٍ

قرآن کے ایسے محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں

لِذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا یَبْغِیْنَ مِنْ حَکَمِ

اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

اُن آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے

اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْهَا مُلْقِیَ السَّلَمِ

جنگ کی تو وہ یاد آیا صلح کرتا ہوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

رَدَّ الْغَیُوْرِ یَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحَرَمِ

مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

سے ۱ یعنی یہ آیات جملہ کتب سماوی پر جو سابقین انبیاء کرام پر نازل ہوئی ہیں فوقیت رکھتے ہیں کیونکہ انکے احکام بسبب اس کلام پاک کے منسوخ ہو گئے ہیں ۱۲

سے ۲ یعنی جو کوئی راستہ انکار سے برکنار و علیحدہ ہو کر اس کلام کی خوبیوں میں غور کرے تو اسکو اس کلام پاک میں کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے اور نہ کسی اور دلیل کی اسکو ضرورت پڑے ۱۲

سے ۳ یعنی جس شخص نے اس کلام پاک سے معارضہ کیا انجام کار اپنے عجز کا اقرار کیا ہے اور اسکی بلاغت کا قائل ہوا ۱۲

سے ۴ یعنی جیسا مرد غیرت دار اپنی اہل کی عزت و حرمت کو غیروں سے بچاتا ہے ایسا ہی اس کلام پاک کی فصاحت و بلاغت بھی ہر معارض کے دعوی کو باطل کر دیتی ہے ۱۲

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن وقیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا

پس شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت کے ساتھ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

اُن عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں مَیں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

کہ تو بڑے نصیب والا ہے خوب مضبوط رہ ان پر ان میں چنگل مار

اِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

تو تو نے وہ آگ بجھادی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ

گویا وہ آیاتِ کریمہ حوضِ کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُوْهُ كَالْحُمَمِ

گنہگاروں کے جو ہوگئے کالے مانند کوئلوں کے

---

۱ حاصل اس بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ اس کلام پاک کے جملہ معانی دریا کے گوہروں سے بھی بے بہا ہیں اور اسکے عجائبات بھی ہرکسی کے احاطۂ تقریر و تحریر میں نہیں آسکتے اور کسی کا دل اس کلام پاک کے بار ہا تلاوت کرنے سے نہیں گھبراتا۔

۲ امام بابلی نے لکھا ہے کہ جس شخص کے سینہ میں یہ کلام پاک موجود ہوگا ہرگز آگ دوزخ کی اسکو نہ جلائے گی۔

۳ جیسے حوض کوثر قیامت کے دن گنہگار مومنوں کے بدنوں کو جو آتش دوزخ سے سیاہ ہوگئے روشن کرے گا ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی اپنے تلاوت اور عمل کرنے والوں کو جو کدورت نفسانی سے سیاہ ہوجاتے ہیں منور کردیتا ہے۔

وَ کَالصِّرَاطِ وَ کَالْمِیْزَانِ مَعْدِلَۃً

اور عدل میں جیسے صراط ہیں اور میزان ہیں کہ ان کے

فَالْقِسْطُ مِنْ غَیْرِهَا فِی النَّاسِ لَمْ یَقُمِ

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَّاحَ یُنْکِرُهَا

تعجب نہ کر . اگر حاسد انکار کرے

تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَیْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْکِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے

وَّیُنْکِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

اور منہ آبِ شیریں کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِیْ ذِکْرِ مِعْرَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

یَا خَیْرَ مَنْ یَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اُن میں کے جن کے فضا کا لوگ احسان طلب قصد کرتے ہیں

سَعْیًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَیْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پے در پے

۱؎ یعنی جیسے پل صراط اور میزان قیامت کے دن مومنوں اور کافروں میں فرق پیدا کر دیگا ایسا ہی یہ کلام پاک بھی حق کو ناحق سے جُدا کر دیتا ہے ۱۲

۲؎ یعنی یہ تعجب کی بات نہیں کہ کفار اس کلام پاک کی خوبیوں کا انکار کریں کیونکہ ان کا انکار شک سے نہیں بلکہ محض غلبہ حسد اور انکی نفسانی خواہشوں کی شامت سے ہے اور اس بات سے انکی قرآن کریم کی عظمت میں کچھ نقصان نہیں آتا جیسے دردرسیدہ آنکھ سورج کو نہیں دیکھ سکتی اور بیمار کا منہ آبِ شیریں سے انکار کرتا ہے لیکن نہ اس سے آفتاب میں نقصان پایا جاتا ہے اور نہ آبِ شیریں میں ۱۲

۳؎ چونکہ ان ابیات میں ناظم رحمہ اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج مبارک کا بیان کرنا مطلوب ہے لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں خطاب کر کے عرض کرتے ہیں کہ اے میرے بزرگوں کے پیشوا اے گراں بہا

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

اور اے وہ ذات مبارک آیت کبریٰ وہی ہے عبرت والے کے واسطے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت گننے والے کو

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمِ

سیر فرمائی تم نے ایک شب حرم مکہ سے بیت المقدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِىْ دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

جیسے چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

اور ترقی کئے گئے یہاں تک کہ پہنچے قاب قوسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

رتبہ کو جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیا و مرسلین نے

وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ شگاف کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے

فِىْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحب نشان آپ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے راہنما اے دونوں جہاں کے نعمت عظمیٰ تیری ذاتِ مقدس نے معراج کی رات میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک نور پھیلایا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ظلمتِ شب کو منور کر دیتا ہے ۱۲

۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو ایسے مقام قرب الٰہی پر تشریف فرما ہوئے کہ اس مقام کو نہ کوئی ادراک کر سکتا ہے اور نہ کوئی اسکی طلب کی جرأت رکھتا ہے۔ شب معراج بقول اکثر ۲۷ شب ماہِ رجب ہے ۱۲

۲ مدارج النبوۃ میں مذکور ہے کہ حضرت صلعم نے جملہ انبیا کو بیت المقدس میں نماز پڑھائی اور ہر ایک پیغمبر اپنے اپنے منازل تک حضرت کے ہمراہ رہے چنانچہ آدم آسمان اول تک اور عیسیٰ اور یحییٰ دوسرے تک اور یوسف تیسرے تک اور ادریس چوتھے تک اور ہارون پانچویں تک اور موسیٰ چھٹے تک اور ابراہیم ساتویں تک بعد اسکے آنحضرت ایسے مقام عالی پر مشرف ہوئے کہ اسکی طرف کسی نبی مرسل کو طاقت پہنچنے کی باقی رہی نہ ملائکہ مقربین کو ۱۲

حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ | باقی نہ رکھا پیش جانا | کسی آگے جانے والے کا

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمٖ

نزدیکی میں | اور نہ بالا جانے والے کا | بالا جانا

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

ہر مکان کو آپ نے پست کیا | جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمٖ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر | جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے | ایسے وصال سے | جو کمال پوشیدہ ہے

عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمٖ

آنکھوں سے | اور ایسے راز سے | جو نہایت پوشیدہ ہے

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل ہوئے آپ کو سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور اُن میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمٖ

اور گذرے | ہر مقام | میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُّتَبٍ

اور بہت ہیں بزرگی میں | وہ رتبے | جو آپ کو دئیے گئے

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمٖ

اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں | وہ نعمتیں | جو آپ کو عطا ہوئیں

ف ١ حاصل دونوں مصرعوں کا یہ ہے کہ ہر عبد مقرب کے مقام سے بالاتر مقام پر پہنچے آنحضرت صلعم جس سے آپ مخصوص ہوئے حتی کہ بہرہ ور ہوئے ایسی ذات سے جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور مطلع ہوئے ایسے راز پر جس سے کوئی خبردار نہیں ہے"

ف ٢ یعنی فراہم کیا آنحضرت نے ایسی نعمتوں کو جو باعث فخر ہیں اور آپ کا کوئی اس میں شریک نہیں اور پہنچ گئے آپ ایسے مقام تک جس میں اور کوئی نہ تھا"

ف ٣ یعنی بڑے بڑے درجوں کو حاصل کیا آپ نے جن کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے علی الخصوص دیدار الٰہی کہ صرف آپ ہی اس نعمت سے مخصوص ہیں اور کسی کو دنیا میں یہ نعمت حاصل نہیں ہوئی"

بُشریٰ لنا معشرَ الاِسلامِ اِنَّ لنا

اے گروہ اسلام تم کو بہت بشارت ہو کہ ہمارے واسطے

مِنَ العِنایۃِ رُکناً غیرَ مُنھدِمِ ۱

ایسا رکن عنایت کیا ہے جو نہ کبھی خراب ہو نہ گرے

لَمّا دَعَی اللّٰہُ داعِینا لِطاعتِہٖ ۲

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

بِاَکرمِ الرُّسُلِ کُنّا اَکرمَ الاُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا تم کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوئے

اَلفصلُ الثّامِنُ

فصل آٹھویں

فِی ذِکرِ جِہادِ النَّبیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَسَلَّمَ

بیان میں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

راعَت قُلُوبَ العِدیٰ اَنباءُ بِعثتِہٖ ۳

دشمنوں کے دل ڈرا دئے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

کَنَبأۃٍ اَجفَلَت غُفلاً مِّنَ الغَنَمِ

جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

ما زالَ یَلقاھُمُ فی کُلِّ مُعترَکٍ

آپ ہمیشہ جہاد کرتے ہیں کافروں سے ہر معرکہ میں

حَتّٰی حَکَوا بِالقَنا لَحماً عَلیٰ وَضَمِ ۴

یہاں تک کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکایا جاتا ہے نیزوں پر

---

۱ ناظم آپ کے کمالات کے بیان کے بعد فرماتے ہیں کہ ہم گروہ اسلام پر خداوند تعالیٰ کی بڑی عنایت یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر کا دین متین قیامت تک منسوخ نہیں ہوگا ۱۲

۲ یعنی خداوند تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو جملہ انبیاء پر فضیلت بخشی ہے تو ضرور ان کی امت بھی اور امتوں پر فضیلت رکھنے والی ہے چنانچہ آیہ کریمہ کنتم خیر امۃ اس پر دال ہے ۱۲

۳ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مجھ پر خداوند تعالیٰ کی یہ بڑی مدد ہے کہ مجھے کفار مہینوں کے راستوں سے ڈرتے ہیں ۱۲

۴ یعنی آنحضرت نے کفار کو غزوات میں اس قدر مقتول کیا کہ کفار زمین پر ایسے بے حس و حرکت معلوم ہوئے جیسے قصابوں کے تختوں پر گوشت پڑا معلوم ہوتا ہے ۱۲

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر

اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جن کے گوشت عقاب اور اور پرندے اوپر لے گئے

تَمْضِى اللَّيَالِىْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا

راتیں گذرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَيَالِى الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

گویا دین اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

دریائے جنگجو خوش رفتار گھوڑوں پر ہے ان کو کھینچتا ہے اور

تَرْمِىْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپڑیں لگاتا ہُوا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُوْ بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

ف۱ یعنی کفار کو زمین پر رہنا دشوار تھا اور اس آرزو میں تھے کہ کاشکے اگر ہم وہ ٹکڑے گوشت کے ہوتے جو پرند جانوروں کے چنگلوں میں ہوتے ہیں تو البتہ اس عذاب سے رستگاری پاتے ۱۲

ف۲ یعنی حضرت صلعم کے خوف سے ایسے بے حواس ہو گئے تھے کہ رات دن کا شمار بھول جاتے مگر محرم رجب ذی القعدہ ذی الحجہ ان چار ماہ میں آرام پاتے کیونکہ اوائل اسلام میں ان چار ماہ میں قتال کرنا حرام تھا اور بعد کو یہ حکم منسوخ ہو گیا ۱۲

ف۳ یعنی اسلام بہمراہی اصحاب کرام کفار کے نزدیک ایسا مہمان بن کر آیا کہ انکے گوشت کا بھوکا تھا ۱۲

ف۴ یعنی جب صحابہ کبار حضرت کے ہمراہ کفار کے مقابلہ کیلئے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے تو مخالفین کی آنکھوں میں دریا موج زن نظر آتے تھے ۱۲

ف۵ حاصل بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ اصحاب

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حَتّٰی غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِیَ بِهِمْ

یہاں تک کہ ملتِ اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اسے

مِّنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

کچھ نہ سمجھتا تھا اپنے اقربا سے مل گئی

مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اور اچھے شوہر کے پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پُوچھ کافروں کے صدمے پہنچانے کی خبر

مَاذَا رَاٰی مِنْهُمْ فِیْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ہر معرکہ میں

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ اُحد کا حال پُوچھ

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰی مِنَ الْوَخَمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی فصیلیں تھیں وبا سے زیادہ سخت

اَلْمُصْدِرِی الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنے والے

مِنَ الْعِدٰی كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کاٹنے کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کرام مقبول درگاہ مجیب الدعوات تھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اسلام کو ترقی دیتے اور کفر کو مٹاتے تھے یہاں تک کہ اسلام نے بسبب ان کی سعی کے کمال ضعف کے بعد قوت پائی اور دین کے ساتھ بھائی چارہ کر لیا۔"

۱؎ مراد باپ سے حضرت ابراہیم ہیں کیونکہ ابتدا اسلام کی آپ سے ہی چنانچہ آیۂ کریمہ ملة ابیکم ابرھیم اسی پر دال ہے اور شوہر سے مراد حضرت صلعم ہیں کیونکہ آخر الامر حضرت اسلام کے معین و مددگار ہیں۔"

۲؎ یعنی صحابہ کرام پہاڑوں کے مانند لڑائیوں میں ثابت الاقدام تھے اور دشمنوں کو اُن سے سخت مصیبتیں پہنچی ہیں حالات انکے بدر و احد و حنین وغیرہ سے دریافت کرنا چاہئے۔"

۳؎ یعنی جب دشمنوں کی کھوپریوں پر تلواروں کو مارتے تھے تو تلواریں ان کی طرف سرخ رنگ ہو کے لوٹتی تھیں۔"

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کی قلموں نے

اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ

اُن کے ہتھیار کبھی ہوئی نشانی تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

کہ گل نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خار دار سے

يُهْدِيْ اِلَيْكَ رِيَاحَ النَّصْرِ نَشْرُهُمْ

ان کی خوشخبریاں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہدیہ بھیجتی ہیں

فَتَحْسَبُ الْوَرْدَ فِي الْاَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے غلاف میں

كَاَنَّهُمْ فِيْ ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا

گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس ہیں درخت اُگے ہیں

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب سے کہ زین تنگ ہیں

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰى مِنْ بَاْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

۱؎ یعنی جب کوئی کافر صحابہ کا مقابلہ کرتا تھا تو ان کے نیزوں سے ہرگز بچ کر نہ جاتا تھا ۱۲

۲؎ یعنی اگرچہ صحابہ بھی دشمنوں کے مانند ہتھیار باندھنے والے تھے لیکن ان دونوں میں یہ امتیاز تھا کہ صحابہ کے ہدایت اور سعادت کے ہتھیار ہمیشہ کھچے ہوتے تھے جیسا کہ گلاب بھی ببول کے درخت کے مانند کانٹے رکھتا ہے لیکن جو بات گلاب میں ہے ببول میں نہیں پائی جاتی ۱۲

۳؎ یعنی جیسے گلاب کے پھول کی کلیاں اپنے غلاف میں ہوتی ہیں لیکن ہوا ان کی خوشبو کو ہر طرف پھیلاتی ہے ایسا ہی جب صحابہ زرہ وغیرہ پہنتے تھے تو ان کی فتحمندی کی خوشبو اسلام کے دماغ کو معطر کر دیتی تھی ۱۲

۴؎ یعنی اس قدر اہل اسلام کا خوف دلوں میں پہنچا تھا کہ بکری کے بچہ کو بھی سوار بہادر جان کر بھاگ جاتے تھے ۱۲

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ

اور جس کو رسُول اللہ سے مدد اور نصرت آئے

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِىْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اگر شیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے

بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِىْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ

اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعے میں ایسا لے لیا ہے

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِىْ اَجَمِ

جیسے شیر اپنے بچّوں کو نیستان میں

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدَلٍ

کلماتِ الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی

فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

آپ کی شان میں اور بہت بُرہانِ الٰہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِى الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً

تجھ کو یہی معجزہ کافی ہے کہ اُمّی کو زمانۂ

فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّاْدِيْبِ فِى الْيُتُمِ

جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہو

ف۱ یعنی آنحضرتؐ کے اصحاب ایسے مقربانِ بارگاہِ رسول ہیں کہ اگر انکی شجاعت کا خوف کافروں پر غلبہ کرے تو زمین آسمان کفار کی آنکھوں میں تیرہ و تار نظر آئے تو تعجب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت اور اصحاب کرام سے شیر بھی ڈرتا ہے چنانچہ ابن عمر نے لوگوں کے اژدحام کو دیکھکر دریافت کیا کہ یہ کیا باعث ہے لوگوں نے کہا کہ شیر نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا ہے ابن عمر گھوڑے سے اترے اور شیر کے کان پکڑکر کہا کہ تو مخلوق کو ایذا پہنچاتا ہے خبردار اس جنگل میں اگر رہنا ہو تو پھر کسی کو تکلیف نہ دینا۔ شیر یہ بات سنکر جنگل کو چلا گیا اپنا سر جھکا کر ۱۲

ف۲ ناظم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دوستدار آنحضرت ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے اور دشمنان دین ہمیشہ مغلوب و مقہور رہیں گے ۱۲

ف۳ حاصل یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں یہ عرب لوگ شرائع و احکام سے بالکل بے خبر تھے اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم امی اور یتیم تھے اور نہ قوم سے کبھی باہر گئے اور نہ کسی سے تعلیم پائی ۱۲

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ

فصل نویں

فِی طَلَبِ مَغْفِرَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ شَفَاعَۃٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں شفاعت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَدَمْتُہٗ بِمَدِیْحٍ اَسْتَقِیْلُ بِہٖ

میں نے آپ کی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَّضٰی فِی الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں یعنی شعر کہتا رہا ہوں اور خدمت کی ہے دولتمند کی

اِذْ قَلَّدَانِیْ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُہٗ

کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

کَاَنَّنِیْ بِہِمَا ھَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چارپایوں میں

اَطَعْتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ

حَصَّلْتُ اِلَّا عَلَی الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

حاصل نہ ہؤا سوا گناہوں اور پشیمانی کے

فَیَا خَسَارَۃَ نَفْسِیْ فِیْ تِجَارَتِہَا

بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر ایسے فضائل حمیدہ اور علوم اولین و آخرین اور آداب و اخلاق و نصائح و حکمتیں بیان فرمائیں یہ سب محض تعلیم علام الغیوب ہے اور دلیل قاطع ہے آپ کی نبوت پر کسی عاقل کو گنجائش شک کی نہیں ہے ۱۲

۱؎ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ میں نے ساری عمر اپنی مدح و ثنائے اور خدمتگذاری اہل دنیا میں بسر کی اب مستحق عذاب کا ہؤا پس اسکی تلافی یہی ہے کہ مدح سرائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذریعہ اپنی نجات کا کروں اور حق تعالیٰ سے بخشش مانگوں تا عقوبت میرے گناہوں کی مبدل برحمت الٰہی ہو جائے اور عذاب سے رستگاری ہو ۱۲

۲؎ حاصل یہ کہ نفس کی شامت سے طمع دنیا میں اہل دنیا کی مدح و ثنا میں گرفتار ضلالت ہؤا اور سوائے حسرت و ندامت کے میں نے کچھ حاصل نہ کیا ۱۲

۳؎ نفس کو لائق تھا کہ دین کو اختیار کرتا اور اہل دنیا کی طرف مشغول نہ ہوتا لیکن اپنی جبلی گمراہی کے سبب خواہش دنیا کی اور آخرت کو مفت تباہ کر دیا ۱۲

وَمَنْ یَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے

یَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِیْ بَیْعٍ وَّفِیْ سَلَمِ

اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آیندہ میں

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا

مِّنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام

مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

محمد ہے اور آپ بہت پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

نہ کریں تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَهٗ

حاشا للہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھیرے بے توقیر

ف۱ دین کو بعوض متاع قلیل دنیا کے بیچنے میں سوائے حرمان و خسران کے کچھ حاصل نہیں عاقل وہی ہے کہ دنیا کو مزرع آخرت سمجھے یہاں جتنی خیر و طاعت کریگا آخرت میں اتنا ہی فائدہ پائے گا"

ف۲ حاصل معنی یہ ہے کہ گو میں اپنے گناہوں کے سبب نا امید نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ گناہوں سے پیمان اسلام کا جو آنحضرت سے میں نے کر لیا ہے ٹوٹا نہیں اور امید شفاعت بروز قیامت کی منقطع نہیں ہوتی بلکہ اس سبب سے کہ میرا نام محمد ہے اتفاق کرامت کا مجھ کو اوروں سے زیادہ ہی یقیناً جانتا ہوں کہ آپ بپاس ہمنامی کے میرے حق میں شفاعت خاص فرمائیگے"

ف۳ حاصل یہ کہ اگر میری شفاعت کے باعث آنحضرت صلعم میرے حال پر قیامت کے دن رحم نہ فرمائینگے تو بڑی ذلت و خواری ہوگی"

ف۴ حاصل یہ کہ امید ہے سجانہ آپ کو اس سے پاک و منزہ کیا ہے کہ امیدوار مکارم اخلاق آنحضرت صلعم محروم رہے یا جو انکے سایہ عنایت و حمایت میں آگیا ہے اور ذلیل و خوار ہو آں جناب اسکے حال پر توجہ نہ کریں"

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِیْ مَدَائِحَهٗ

اور میں نے جیسے آپ کی مدح میں فکر کو لازم کرلیا ہے

وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزَمِ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْهُ یَدًا تَرِبَتْ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کو جو خاک پر پہنچا

اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِی الْاَكَمِ

جس نے وسیلہ آپ کا لیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْیَا الَّتِی اقْتَطَفَتْ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے

یَدَا زُهَیْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی هَرِمِ

ہاتھوں نے میوے چنے ہرم بن ہشام کی ثنا کہنے میں

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فصل دسویں

فِیْ ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

بیان و ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

یَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوائے میرا کوئی ایسا نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

۱؎ حاصل یہ کہ میں تیری مدح باوجود رسالت ہوں اور خزائن آسمان و زمین کے آنجناب کے قبضہ میں ہیں اور میرا مدح کرنا محض بنا پر اخلاص و محبت و ایمان کے ہے پس میں محروم نہ رہوں گا اور دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے نجات پاؤنگا ۱۲

۲؎ حاصل ان دونوں بیت کا یہ ہے کہ آپ کی بخشش و عطا عام ہے کوئی اس سے بے نصیب نہیں ہر شخص بقدر اپنے حوصلہ کے پاتا ہے اور میرا مقصود آپ سے عطائے دنیا نہیں جیسا کہ زہیر شاعر نے ہرم کی مدح و ثنا میں حاصل کی بلکہ میں تو آپ کی عنایت و رحمت سے آخرت کی نعمتیں اور قرب و منزلت چاہتا ہوں ۱۲

۳؎ حاصل یہ کہ اے بزرگترین کائنات کے سوائے تیری ذات پاک کے کوئی ایسا نہیں جو مجھ کو پناہ دے اور وقت پیش آتے حادثات و بلایات کے دامن شفاعت میں چھپا دے ۱۲

وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِي
اور آپ کا رتبہ ہرگز مضائقہ نہ چاہے گا میری شفاعت کا

إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمٍ
جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ
اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا
امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ
گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہوگئے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
اے میرے پروردگار میری امید کو اُلٹا نہ کیجیو

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ
اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو بر لائیو

---

۵۱ حاصل بر دو بیت کے یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو حکم سزا کا دیگا اس وقت مجھ کو آپ دامن شفاعت میں چھپا دیں اور شدائد و اہوال قیامت سے رہائی بخشیں تو آپکی بخشش سے کچھ بعید نہیں کیونکہ دنیا و آخرت آپ کے وجود باجود سے جلوہ گر ہوئی ہے اور آپ کا علم جمیع اشیا کو محیط ہے جو لوح محفوظ پر زبان قلم سے برآمد ہوئے ہیں۔

۵۲ حاصل یہ کہ کبار اللہ تعالیٰ کی بخشش کے آگے مثل صغائر کے ہیں پس ناامیدی اس کی رحمت عام سے گنجائش نہیں رکھتی ہے وہ فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔

۵۳ حاصل یہ کہ نزول رحمت رب بقدر معصیت کے ہو سکتی ہے تو جس کے گناہ بہت ہوں وہ مستحق زیادہ رحمت کا ہے۔

۵۴ ناظم کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار امید نجات کی قیامت میں تیری جناب پاک سے ہے امیدوار ہوں کہ ساتھ خیبت و ہلاکت کے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب امور ہائلہ

صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً

اور درود وسلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

کمال کثرت سے برسیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ

اور سب آل واصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقوے

اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم وکرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِي بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَاَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

اور اونٹوں کو طرب میں لائے حدی کہنے والا نغموں سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) منقلب نہ ہو جائے اور دستاویز حسن ظن رحمت عالم کی جو میرے ہاتھ ہے درید دوبارہ نہ ہو اور بندہ گنہگار امید لطف و عنایت کی دنیا و آخرت میں تجھی سے رکھتا ہے کیونکہ سختیوں اور بلاؤں پر صبر و تحمل نہیں کر سکتا ہے

ے چونکہ ختم کلام کا اوپر درود آنحضرت صلعم کے موجب حسن خاتمہ ہے اور باعث قبولیت دعا کا ہے اس لئے ناظم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار عالمیاں اپنی رحمت کاملہ کی بدلیوں کو جب تک کہ باد صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلاوے اور شتربان اونٹ کو اپنی نغمہ سرائی سے طرب و نشاط میں لاوے آنحضرت صلعم اور انکی اہل بیت اور یاروں اور پیروی کرنے والوں پر کہ وہ اصحاب تقوی و طہارت ہیں نازل کر تو ہمیشہ مثل باراں کے برستی رہیں اور تا قیام قیامت منقطع نہ ہوں"

ے اس قصیدہ متبرکہ کے برکات سے یہ ہے کہ اس قصیدہ کی ابتدا بصورت امن ہے اور انتہا بصورت طرب و عیش

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اُس کے پڑھنے والے کی

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ونعم کے واقع ہے اور قاریانِ قصیدہ کو خوشخبری ہے کہ ہمیشہ دارالامن حمایت مصطفوی میں رہیں اور درد و شدائد اور رنج و مصائب دُنیاد آخرت سے مامون ومحفوظ اور عیش وطرب ونعم میں مشمول ومحفوظ رہیں فقط۔